47652-اگر دھوکہ اور تدلیس نہ ہو تو بالوں کو سیاہ کرنا

سوال

اگر بال اصل سیاہ ہوں تو کیا انہیں سیاہ کرنا جائز ہے، دوسرے معنی میں یہ کہ میرے بال سیاہ تھے تو میں نے ان کا رنگ تبدیل کر کے سرخ کر لیا، اور اب میں انہیں سیاہ کرنا چاہتی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

بالوں کو سیاہ کرنے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ممانعت اور نہی آئی ہے.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے والد ابو قحافہ رضی اللہ تعالی عنہ کو بیعت کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو اس کا سر بالکل سفید تھا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اس سفیدی کو تبدیل کر دو، اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو"

اسے مسلم نے روایت کیا ہے.

اس لیے بالوں کو سیاہ رنگ کرنا مشروع نہیں، چاہے بال سرخ ہوں یا سفید، علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ بالوں کو سیاہ کرنے کی ممانعت میں علت یہ ہے کہ ایسا کرنے میں دھوکہ، اور چھپاؤ، اور انسان کا غیر حقیقی چیز ظاہر کرنا ہے، اور خاص کر اس کی عمر بالوں کے رنگ سے معلوم ہوتی کہ آیا اس کے بال سفید ہیں یا سیاہ، یا پھر سفید و سیاہ مخلوط، چنانچہ بالوں کو سیاہ کرنے کا معنی یہ ہے کہ وہ نوجوان ہے، حالانکہ حقیقتا وہ بوڑھا یا زیادہ عمر کا ہوتا ہے.

اس علت کی بنا پر اگر بالوں میں سفیدی نہ ہو، اور نہ ہی بالوں کو سیاہ کرنے میں دھوکہ اور چھپاؤ ہو جیسا کہ مندرجہ بالا صورت جس کے متعلق سوال کیا گیا ہے ہو کہ بال سیاہ تھے پھر انہیں سرخ کر لیا گیا ہو تو کیا انہیں سیاہ رنگ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

اولی اور بہتر اور احتیاط اسی میں ہے کہ الفاظ حدیث کی رعایت رکھتے ہوئے اور اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس سے اجتناب کیا جائے، خاص کر یہ مذکورہ علت جو کہ دھوکہ اور تدلیس یہ استنباط شدہ علت ہے، جسے علماء کرام نے مستنبط کیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالنص اسے بیان نہیں فرمایا.

لیکن یہاں ایک چیز پر متنبہ رہنا ضروری ہے :

وہ یہ کہ عورت کو وقت کی اہمیت کا اندازہ ہونا چاہیے اور اسے اس کی قدر کرنی چاہیے، اور اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، اس لیے اس کے لائق نہیں کہ وہ اکثر اور زیادہ وقت اپنے لباس اور جسمانی امور، اور بناؤ سنگھار میں گزار دے، جو وقت اس نے عبادت اور اطاعت و فرمانبرداری اور بچوں کی تربیت اور دین کی دعوت، اور لوگوں کے ساتھ احسان و نیکی میں بسر کرنا تھا وہ ان بے وقعت کاموں میں بسر کر دے، لیکن اس کا یہ معنی بھی نہیں کہ وہ بناؤ سنگھار کرے ہی نہ، نہیں بلکہ وہ ان اشیاء کے ساتھ بناؤ سنگھار کرے جو اللہ تعالی نے حلال کی ہیں، لیکن کیفیت، کمیت اور وقت کے اعتبار سے ایک معقول حد میں رہتے ہوئے.

پھر اس کے شایان شان اور لائق نہیں کہ وہ ہر نئی چیز کو جلدی لے لے، اور جب بھی کوئی نیا فیشن دیکھا اسے لے کر اسے اپنا لیا، کیونکہ ایسا کرنا تو اسے کافر اور فاسق قسم کی عورتوں سے مشابہت میں لے جائیگا، اور اس کے علاوہ مال اور قیمتی وقت کا ضیاع علیحدہ ہوگا، جو وہ اپنے اور اپنی امت کے فائدہ کے استعمال کر سکتی تھی۔

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں رشد وہدایت سے نوازے، اور ہمیں صحیح قول و عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

واللہ اعلم۔